

## اہل سنت علماء اور دانشوروں کی نظر میں امام مهدی(ع)

<"xml encoding="UTF-8?>



تحریر: ایس ایم شاہ

مہدویت کا نظریہ تمام ادیان میں پایا جاتا ہے، خواہ وہ الہی ادیان ہوں جیسے اسلام، مسیحیت، یہودیت یا غیر الہی جیسے بودیزم، صائبین وغیرہ۔ ان سب نے آخری زمانے میں ایک مصلح کے ظہور کرنے کی خبر دی ہے اور ان تمام مکاتب فکر کے پیروکار اسی پر اپنا عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ درحقیقت یہ تمام انسانوں کی ایک فطری خواہش ہے کہ دنیا سے ظلم و بربرتی کا خاتمہ ہو، تبعیض کی دیواریں منہدم ہوں اور پوری دنیا میں عدالت کا راج ہو۔ اسی فطری آواز کی تائید تمام آسمانی کتابوں نے بھی کی ہے اور اس کی کافی تاکید ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کو ظلم، شرک اور بت پرستی سے نجات دے کر پاک کرے گا اور اپنے پاکیزہ اور صالح بندوں کو زمین کا وارث قرار دے گا۔ غرض سارے انسان اس دن کے منتظر ہیں کہ جس دن منجی ظاہر ہوں گے، ظلم و ستم کی دیواروں کو وہ منہدم کریں گے اور عدل و انصاف کا ایک عالمی نظام نافذ کریں گے، لیکن انسانی معاشرے میں مختلف افکار و اعتقادات رکھنے والے افراد کے ہونے کے باعث ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے اپنے عقیدے سے مطابقت رکھنے والی خاص خصوصیات کے ساتھ ان کے ظہور کی خوشخبری دی ہے۔<sup>(1)</sup>

لیکن اسلام جو فطرت انسانی کے عین مطابق ایک جامع نظام حیات اور تمام الہی شریعتوں کے نچوڑ کا نام ہے، اس حوالے سے خاص اہتمام کیا ہے، اہل سنت میں سے 120 سے زائد قدیم و جدید برجستہ علماء نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ شیعوں کے گیارہویں امام حضرت امام حسن العسكري کے ہاں "ابوالقاسم محمد بن الحسن" نامی ایک بیٹا ہوا، ان کا لقب حجت، قائم، خلف صالح، منتظر اور مہدی ہیں، ساتھ ہی ان سب نے صراحت یا اجمال کے ساتھ اس حقیقت کا بھی اعتراف کیا ہے کہ یہی اسلام کی نظر میں جو مہدی موعود ہے اس کا مصدقہ ہے، پیغمبر اکرمؐ نے بھی خبر دی ہے کہ مہدی ظہور کرے اس دنیا کو بحرانی حالت سے نکال کر وہ ایک عالمگیر حکومت قائم کریں گے۔<sup>(2)</sup>

ہم یہاں اس حوالے سے اہل سنت کے چار مشہور فرقوں کے علماء میں سے بعض برجستہ شخصیات کے اقوال کو ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں:

### شافعی علماء کی نظر میں امام مہدی:

بعض شافعی علماء امام مہدی کی خصوصیات کے حوالے سے شیعوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی (متوفی قرن ہفتہ مجري): انہوں نے "مطالب السوال فی مناقب آل الرسول"

کے آخری باب کو امام مهدئ سے مختص کیا ہے، ان کا اعتقاد ہے کہ امام مهدی امام حسن العسکری کے فرزند ارجمند ہیں اور اب بھی قید حیات میں ہیں۔ اپنے اس مدعما کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے یہاں اہل سنت منابع سے متعدد روایات کو ذکر کرنے کے علاوہ مہدویت کے حوالے سے بعض شبہات کا جواب بھی دیا ہے۔

کنجی شافعی (متوفی قرن ہفتہ بھری) نے بھی اسی نظریت کو اپنی کتاب "البيان فی اخبار صاحب الزمان" میں بیان کیا ہے، ساتھ ہی ان کا کہنا ہے کہ میں نے اس کتاب کی جمع آوری میں شیعہ روایات کو نقل کرنے سے اجتناب کیا ہے، خواہ ان کی سند صحیح ہی کیوں نہ ہو، یہ صرف ان کے لئے مفید ہے اور غیر شیعہ روایات سے استدلال اس مسئلے کی اہمیت کو زیادہ اجاگر کرتا ہے۔ ان کا کہنا ہے: مهدئ کے باقی ہونے میں کوئی ممنوعیت نہیں ہے کیونکہ اولیاء خدا میں سے عیسیٰ، الیائش اور خضر زندہ ہیں، ساتھ ہی دشمنان خدا ہونے کے باوجود شیطان اور دجال بھی زندہ ہیں، ان کا زندہ ہونا قرآن و سنت سے ثابت ہے، جب ان کے حوالے سے سب کا اجماع ہے، لہذا امام مهدئ کا بھی طولانی مدت تک زندہ رہنا بھی کوئی بعید نہیں ہے۔

(اسماعیل بن کثیر 774 بھری): انہوں نے اپنی کتاب "النهاية فی الفتنة و الملاحم" میں ایک باب "فصل فی ذکر المهدی الذي یكون فی آخر الزمان" کھولا ہے، اس فصل کی ابتداء میں وہ لکھتے ہیں: مهدئ خلفاء راشدین اور ہدایت کرنے والے اماموں میں سے ہوگا، رسول خدا سے ان کے بارے میں روایات منقول ہیں، ان روایات کی صراحة یہ ہے کہ حضرت آخرالزمان میں آئیں گے اور میری نظر میں ان کا ظہور عیسیٰ کی آمد سے پہلے ہوگا، مهدئ موعود رسول خدا کی ذریت سے فاطمہ زبرا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

سعdal الدین تفتازانی (متوفی 793 بھری): انہوں نے اپنی کتاب "شرح المقاصد" کی بحث امامت میں امام مهدئ کے ظہور کو موضوع بحث قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے: صحیح (السند) روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فاطمہ کی نسل سے ایک پیشوأ ظہور کریں گے، وہ دنیا کو ظلم و جور سے بھر جانے کے بعد عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

جلال الدین سیوطی (متوفی 911 بھری) یہ اہل سنت کے بارز اہل قلم علماء میں سے ہیں، اس نے تفسیر، حدیث اور علوم قرآنی جیسے مختلف موضوعات پر قلم فرسائی کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مہدئ ان بارہ خلیفوں میں سے ایک ہیں، جن کا نام جابری سمرہ کی حدیث میں آیا ہے۔ مہدئ عباس بن عبدالمطلب کے بیٹوں میں سے ایک نہیں ہو سکتے، "لامهدی الا عیسیٰ بن مریم" والی حدیث ضعیف ہے کیونکہ مہدئ کے ظہور پر متواتر روایات دلالت کرتی ہیں اور وہ رسول خدا کے فرزندوں میں سے ہوں گے اور عیسیٰ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

ابن حجر ہیتمی (متوفی 974 بھری) نے اپنی کتاب "الصواعق المحرقة" میں فضائل اہل بیت سے متعلق باربیوں آیت کو نقل کرنے کے بعد امام مہدئ سے مربوط روایات کو کافی تفصیل کے ساتھ اہل سنت منابع سے ذکر کرنے کے بعد ان کا کہنا ہے: بہترین قول یہ ہے کہ مہدئ کا خروج عیسیٰ کے ظہور سے پہلے ہوگا، البتہ بعض نے ان کے بعد کا بھی ذکر کیا ہے۔ ابوالحسن آبری کا کہنا ہے: مہدئ کے ظہور سے متعلق جو روایات رسول خدا سے نقل ہوئی ہیں وہ متواتر و مستفیض ہیں، ان کی دلالت یہ ہے کہ ان کا تعلق پیغمبر اکرمؐ کی اہل بیت سے ہوگا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، عیسیٰ کے ساتھ خروج کریں گے اور وہ دجال کو "لد" فلسطین میں قتل کرنے کے لئے عیسیٰ کی مدد کریں گے، وہ اس امت کے امام ہوں گے اور عیسیٰ ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔

ابن حجر نے ابی القاسم محمد الحجہ کے حالات کو یوں ذکر کیا ہے: ان کے والد (گرامی) کی وفات کے وقت ان کی عمر پانچ سال تھی، اسی عمر میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمت عطا کی تھی۔

حنبلی علماء کی نظر میں امام مہدئ:

امام احمد بن حنبل (متوفی 241 ہجری) یہ حنبلي مذہب کے سربراہ ہیں اور ان کے سب سے قدیمی اور مفصل حدیثی کتاب کے مؤلف بھی ہیں۔ انہوں نے اس حدیثی مجموعے میں امام مهدیؑ کے حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں، بعد میں ان احادیث کو الگ سے ایک کتابی صورت دی گئی ہے، "احادیث المهدیؑ" من مسند احمد بن حنبل کے یہ عنوان سے یہ کتاب چھپی ہے۔ اس کتاب میں 136 احادیث کو مسند احمد سے استخراج کیا گیا ہے اور ان کو چند ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، اس میں امامؑ کے ظہور کی نشانیاں، ظہور کا وقت اور اس وقت کی وضعیت کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

ابن تیم جوزیہ حنبلي (متوفی 751 ہجری): یہ اہل سنت کے مشہور اہل قلم میں سے ہیں، انہوں نے اپنی کتاب "المنار المنیف فی الصحيح و الضعیف" کی پانچویں فصل کو امام مهدیؑ سے متعلق بحث سے مختص کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس حوالے سے (روایات میں) تواتر پایا جاتا ہے کہ حضرت کا تعلق سے اہل بیت رسول خداؐ سے ہے، ظہور کے وقت عیسیٰ بھی آئیں گے اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔

یحییٰ بن محمد حنبلي (متوفی قرن دیم): اس نے مہدویت کے کسی مدعی اور اصل مہدویت کے منکروں کے جواب میں یوں لکھا ہے: تمام تعریفین اس خدا کے لئے ہیں، جس نے اپنے اذن سے اس مورد میں حق کی طرف ہماری بُدایت فرمائی، جس میں لوگ اختلاف میں پڑھتے تھے، مذکورہ عقیدہ بغیر کسی شک و شبہ کے باطل ہے، کیونکہ اس کا لازمہ پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے جو صحیح روایات آئی ہیں، ان سب کو رد کرنا ہے، ان روایات میں مہدیؑ کے آخری زمانے میں ظہور کی خبر دی گئی ہے، ساتھ ہی ان کی انفرادی خصوصیات اور ظہور کے وقت پیش آنے والے واقعات کا بھی ذکر کیا گیا ہے، مہدیؑ کے ظہور کی مهم ترین علامات میں سے ایک کہ جس کا کوئی اور ادعا بھی نہیں کر سکتا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے اتر آئیں گے اور امام مہدیؑ کے پہلو میں ان کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔ اسی طرح دجال خروج کرے گا اور وہ مارا جائے گا، جو مہدیؑ موعودؓ کی تکذیب کرے تو ایسے شخص کے کافر ہونے کے حوالے سے رسول خداؐ نے خبر دے رکھی ہے۔

### حنفی علماء کی نظر میں امام مہدیؑ:

بعض حنفی علماء اور اہل قلم نے بھی مہدویت اور مہدیؑ آخرالزمان پر اعتقاد کے حوالے سے بہترین اور بالارزش آثار تحریر کئے ہیں، بعض موارد میں امام مہدیؑ کے ظہور پر اعتقاد کے علاوہ شیعوں کی مانند ان کے زندہ ہونے پر بھی اعتقاد رکھنے کا تذکرہ کیا ہے۔ یہاں بعض علماء کا تذکرہ کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں:

ابن جوزی (متوفی 650 ہجری): اس نے اپنی مشہور کتاب "تذكرة خواص الامة فی خصائص الائمه عليهم السلام" میں الگ ایک فصل امام مہدیؑ سے مختص کیا ہے اور مختلف جهات سے اس میں بحث کی گئی ہے، اس فصل کی ابتداء میں امام کا سلسلہ نسب بیان کرنے کے بعد اہل سنت منابع سے امام مہدیؑ کے حوالے سے روایات کو ذکر کیا ہے، پھر امام مہدیؑ کے زندہ ہونے پر شیعہ نظریئے اور دلائل کو بیان کرنے کے بعد اسے منطقی اور قابل قبول قرار دیا ہے۔

ابن طولون دمشقی (متوفی 935 ہجری): یہ حدیث، فقه اور تاریخ میں صاحب نظر شمار ہوتے ہیں، انہوں نے بھی مختلف موضوعات پر قلم فرسائی کی ہے، ان کی ایک کتاب "الائمه الاشاعه" ہے، اس کا ایک حصہ انہوں نے "الحجۃ المهدیؑ" سے مختص کیا ہے، یہاں انہوں نے امام مہدیؑ کے حوالے سے بحث میں امام مہدیؑ کی ولادت اور آپ کے زندہ ہونے کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

عبدالوہاب شعرانی (متوفی 973 ہجری): یہ اپنی کتاب "البیواقیت و الجواہر" میں امام مہدیؑ کے حوالے سے یوں رقمطراز ہیں: وہ (امام مہدیؑ) امام عسکریؑ کے بیٹوں میں سے ہیں، ان کی ولادت نیمه شعبان 255 ہجری کو

ہوئی اور وہ عیسیٰ کی آمد تک زندہ رہیں گے۔

سلیمان بن ابراہیم قندوزی (متوفی 1294 ہجری)؛ انہوں نے اپنی مشہور کتاب "ینابیع المودہ" کو اہل بیٹ کے فضائل کے بیان سے مختص کیا ہے، اس کا زیادہ تر حصہ امام مہدیؑ سے مربوط ابحاث پر مشتمل ہے، اس کتاب میں انہوں نے ان آیات کا بھی تذکرہ کیا ہے جن کی تاویل و تفسیر امام مہدیؑ سے مختص ہیں، علاوہ ازین ان کے حوالے سے بہت ساری روایات کو مختلف منابع سے نقل کیا ہے، ساتھ ہی وہ روایات جن میں بارہ خلیفوں کا تذکرہ آیا ہے اور ان کے بارے میں جو تفصیلات بیان ہوئی ہیں، ان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ موصوف نے اسی کتاب کے ایک اور باب میں امامؑ سے جو خارق العادہ امور انجام پائے ہیں، ان کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان افراد کا ذکر کیا ہے، جنہوں نے غیبت کے زمانے میں امام مہدیؑ سے ملاقات کی ہے۔

ابوالبرکات آلوسی (متوفی 1371 ہجری)؛ انہوں نے اپنی کتاب "غاية الموعظ" میں قیامت واقع ہونے کی نشانیوں میں امام مہدیؑ کے ظہور کو بھی ذکر کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اکثر علماء اور دانشوروں کے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ امام مہدیؑ کا ظہور و خروج بھی ان نشانیوں میں سے ہیں۔

### امام مہدیؑ مالکیوں کی نگاہ میں:

اس فرقے کے علماء نے بھی دوسرے مذاہب کے علماء کی مانند ظہور و فرج امام مہدی کو اپنے اعتقادات کا حصہ قرار دیا ہے، ساتھ ہی اس بات پر بھی تاکید کی گئی ہے کہ یہ حقیقت و واقعیت تحریروں اور آثار میں مکمل طور پر نمایاں ہیں۔

قرطبی مالکی (متوفی 671 ہجری)؛ ان کا شمار مشہور اہل سنت علماء اور اہل قلم میں ہوتا ہے، ان کی بہت ساری کتابیں ہیں، ان میں سے ایک "التذكرة فی احوال الموتی و امور الآخرة" ہے اس کتاب میں انہوں نے چند ابواب کو امام مہدیؑ سے مختص کیا ہے۔ انہوں نے اہل سنت منابع سے متعدد روایات کو امام مہدیؑ کے حوالے سے ذکر کیا ہے، ان احادیث میں سے بعض کی وضاحت میں انہوں نے خود بھی امام مہدیؑ سے مربوط کچھ مطالب ذکر کئے ہیں۔ انہوں نے سورہ توبہ کی تینتیسویں آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے غلبے کا وعدہ دیا ہے، کی تفسیر میں اس زمانے کو امام زمانؑ کے ظہور کے زمانے سے تطبیق دی ہے۔

ابن صباغ مالکی (متوفی 855 ہجری)؛ یہ اپنے زمانے کے مالکی فرقے کے بزرگ علماء میں سے ہیں۔ ان کی ایک کتاب "الفصول المهمة فی معرفة احوال" میں امام مہدیؑ کی شخصیت، ان کے ظہور کی کیفیت، ان کی تشکیل حکومت کا ذکر کرنے کے بعد ایسی شخصیت کی آمد کے حوالے سے تمام اسلامی مذاہب کے پیروکاروں کے معتقد ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی باربیوں فصل میں انہوں نے امامؑ کی شرح حال، ان کی خصوصیات کا تذکرہ کرنے کے ساتھ مختلف مباحث من جملہ امام مہدیؑ کے حوالے سے متعدد احادیث ذکر کی ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ بھی امام مہدیؑ کی ولادت باسعادت اور ان کے قید حیات میں ہونے کے معتقد ہیں۔ شیخ محمد الصبان (متوفی 1307 ہجری)؛ انہوں نے اپنی کتاب "اسعاف الراغبین" میں ایک باب امام مہدیؑ سے مختص کیا ہے۔ اس میں انہوں نے امام کا نسب، محل ظہور اور ظہور کی نشانیوں کا تذکرہ کیا ہے، اس حوالے سے مختلف روایات کو ذکر کرنے کے علاوہ ان مطالب کی تائید میں محی الدین عربی اور شعرانی جیسے بزرگ علماء سے مختلف مطالب ذکر کئے ہیں۔

محمد بن جعفر بن ادريس الکنانی المالکی (متوفی 1345 ہجری)؛ اپنی کتاب "نظم المتناثر من الحديث المتواتر" جس میں متواتر احادیث کو جمع کیا گیا ہے، امام مہدیؑ سے مربوط روایات کو بھی متواتر احادیث میں سے قرار دینے کے علاوہ مشہور و معروف اہل سنت دانشوروں کے حوالوں کے ساتھ اس کی تائید بھی لائے ہیں، علاوہ ازین

وہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ امام مہدیؑ کی آمد اور ظہور ان احادیث کی بنیاد پر واضح اور بدیہی ہے، ساتھ ہی جو وعدے ان روایات میں دیئے گئے ہیں، وہ بھی بدیہی حتمی ہیں۔(3)

ابن ابی ثلوج بغدادی (326) کا کہنا ہے: محمد بن الحسن کی ولادت کے وقت حضرت عسکری نے فرمایا: دشمن مجھے قتل کرنے کے درپیسے تھے، تاکہ ہماری نسل ختم کرے، لیکن انہوں نے خدا کی طاقت کا مشاہدہ کیا اور اسے (امام مہدی کو) امید انسانیت قرار دیا۔ ائمہ کی مائیں والی فصل میں ان کا کہنا ہے کہ قائم کی ماں حکیمہ ہے، جسے نرجس اور سوسن کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں، محمد بن ہمام نے کہا: حکیمہ حضرت عسکری کی پھوپھی ہیں، اسی نے ہی صاحب الزمان کی ولادت کو نقل کیا ہے، ساتھ ہی اسی نے نقل کیا ہے کہ ان کی ماں "نرجس" ہے۔

علی بن حسین مسعودی (346م) کا کہنا ہے: ابو محمد حسن بن علی...بن حسین بن علی بن ابیطالب 260 ہجری کو خلافت معتمد کے زمانے میں 29 سال کی عمر میں وفات پاگئے، یہی مہدی منظر، امامیہ کے باربیوں امام کے والد ہیں۔ ابوبکر خوارزمی (383م) نے اپنی کتاب مفاتیح العلوم میں امامیہ کے نزدیک ائمہ کی صفات کے باب میں لکھا ہے کہ علی مرتضی، حسن مجتبی، حسین سید الشہداء...حسن العسكري، محمد مہدی القائم المنتظر، شیعوں کے نزدیک نہ یہ مرا ہے اور نہ مرے گا، یہاں تک کہ یہ زمین کو ظلم وجور سے بھر جانے کے بعد عدل و انصاف سے بھر دے گا۔(4)

ان کے علاوہ عصر حاضر کے مشہور شیخ منصور علی ناصف جامعہ الاظہر مصر نے "التاج" نامی کتاب میں اہلسنت کے صحاح ستہ کی روایات کی جمع آوری کی ہے، اس کتاب پر مصر کے صاف اول کے پانچ علماء نے تقریظ بھی لکھی ہے اور غایۃ الماموں کے نام سے اس کی شرح کو بھی ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کی پانچویں جلد میں صحاح ستہ میں امام زمانؑ سے مربوط معتبر روایات کو اس عنوان کے ساتھ ذکر کیا ہے: "ساتوین فصل خلیفہ مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں" اس کے بعد ان روایات کی شرح اس نے یوں کی ہے: گذشتہ اور موجودہ اہل سنت علماء کے ہاں یہ بات مشہور ہے کہ آخری زمانے میں سلالہ پیغمبر سے ایک ہستی "مہدی" کے نام سے ظہور کرے گی، اسلامی ممالک پر وہ مسلط ہوں گے، مسلمانوں کو چاہئے کہ ان کی پیروی کریں۔ مہدی لوگوں کے درمیان عدالت برقرار کریں گے اور دین اسلام کی حمایت کریں گے۔ ان کے ظہور کے بعد دجال بھی ظاہر ہوگا، عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتر کر اسے قتل کرے گا، یا وہ مہدی کی مدد سے اسے قتل کرے گا۔ مہدی سے مربوط احادیث کو پیغمبر اکرمؐ کے برگزیدہ اصحاب میں سے ایک گروہ نے نقل کیا ہے، اور ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی، ابو یعلی، بزار، امام احمد (بن حنبل) و حاکم (نیشاپوری) رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے بڑے بڑے محدثین نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔(5)

غرض مہدویت ایک عالمگیر نظریہ ہے، بالخصوص تمام اسلامی مکاتب فکر میں یہ اعتقاد پایا جاتا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کی نسل سے ایک باعظمت ہستی نے آکر ظلم و جور کو عدل و انصاف میں بدل کر فطرت انسانی کے عین مطابق ایک خدائی نظام نافذ کرے گا، علماء قدیم و جدید میں سے تمام بڑے علماء نے اسے اپنے اعتقاد کا حصہ قرار دیا ہے، آج کے دور میں اگر کوئی مہدویت کا انکار کرے تو گویا اس کا اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں، ایسا شخص امام مہدی کے منکر ہونے کے ساتھ ساتھ تمام علماء و اسلاف کو جھٹلانے والا ہوگا۔

1. العهد العتيق، ج 5، ص 92، انجیل لوقا، باب 21، ناقل حضرت مہدی در روایات شیعہ و سنی، احمد علی طاہری

2. دانشمندان عامه و مهدی موعود، علی دوانی، ص2
3. امام مهدی علیه السلام در مذاهب چهارگانه ایلسنت، پایگاه اطلاع رسانی حوزه، 1386، شماره 915
4. دانشمندان عامه، ایضاً
5. ایضاً